دہلی اردو اخبار

نمبر 212

جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

14/ مارچ 1814 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

حضورِ والا

چھٹی تاریخ ماہِ حال کو حضورِ انور بوقتِ صبح ہاتھی پر سوار ہو کر اور مرزا ابلاقی اور مرزا فخر الدین کو خواصی میں بٹھلا کر مع جلوسِ سلطنت کے طرف درگاہِ خواجہ صاحب کے تشریف لے گئے شلکِ سلامی حسبِ دستور عمل میں آئی۔ حضورِ انور پہلے درگاہِ سید حسن صاحب میں تشریف لے گئے اور بعد زیارت وہاں سے سوار ہو کر حویلی پالم میں پہنچ کر اور کچھ زر نقد درگاہِ سلطان غازی پر نیاز کر کے اور پھر وہاں سے سوار ہو کر شرف اندوزِ زیارتِ روضہ منورہ حضرت قطب اقطاب کے ہوئے اور بعد زیارت روضہ موصوفہ اور قبور اولیا اور درویشوں کے تالاب نو پر تشریف لے جا کر دو سو روپیہ نقد واسطے اُس کی تیاری کے مرحمت کیے۔ بعد ازاں موضع چھتر پور اور میدان گڑھی میں تشریف لے جا کر سیر شکار ملاحظہ کی اور ایک روز طرف گوڑ گاؤں کی واسطے سیر شکار کے تشریف لے گئے۔

خبر ہے کہ حضور انور بعد تقدیم رسوم عرسِ حضرتِ مولانا فخر الدین صاحب اور ممتاز محل بیگم صاحبہ مرحومہ کے بائیسویں تاریخ ماہِ حال تک رونق افروزہ قلعہ ہونگے۔

اشتہار

واضح ہو کہ ایک ہندی پترا یعنی تقویم اس چھاپہ خانہ میں چھاپا جاوے گا واسطے اس نئے سال یعنی سمت 1898 بکرماجیت کے ساتھ نام پر مادھی کے موسوم ہے مطابق 1841 کے معہ امتداد ایام حرکات سبعہ (7) سیارہ اور کسوفِ آفتاب اور خسوف ماہ اور ہندو اور انگریزوں اور مسلمانوں کے ایام تعطیل کا بیان اور ہندی اور مسلمانی تاریخیں مطابق ہوتے ہوئے تاریخوں انگریزی سے ہر ایک موسم کی خاصیت آب وہوا اور پیداوار اور میوہ جات اور ترکاریوں کا حال بیچ اضلاع دہلی کے اس سال میں تقویم مذکور اوپر ہندوستانی تحفہ کاغذ کے چھاپا جاوے گا۔ بیچ چھاپہ خانہ دہلی اردو اخبار کے قیمت فی کاپی ایک روپیہ واسطے سبسکرائبروں کے یعنی جو کہ پہلے سے درخواست کریں اور ایک روپیہ آٹھ آنہ ان کو جو سبسکرائبر نہیں ہیں جس کو منظور ہو مہتمم کو لکھے۔

احکام

لفٹنٹ سی آر برون اسسٹنٹ اوّل کمشنر اضلاع ساگر کے نے بذریعہ سارٹی فیکٹ ڈاکٹر کے رخصت ایک برس کی حاصل کی پہلی تاریخ دسمبر 40ء سنہ سے اور کپتان ڈبلیو مرے اسسٹنٹ خورد بطور قائم مقام اسسٹنٹ اول ہوئے اور مسٹر ڈنکن اسسٹنٹ خوردِ ہوشنگ آباد بجائے اسسٹنٹ خورد ساگر کے مقرر ہوئے۔ مسٹر اے روس جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر میرٹھ کے نے رخصت سات مہینے کی بذریعہ سرٹیفکٹ ڈاکٹر کے 15/ تاریخ ماہِ آئندہ سے لی اور مسٹر ج میر لی ڈپیوٹی کلکٹر خاص بجائے صاحب موصوف کے کام کریں گے۔ مسٹر سی ارٹلوک جج اعظم گڑھ نے رخصت چند روز کی حاصل کر کے چارج اپنے آفس کا صدر امین اعلیٰ کو دیا۔ مسٹر ایچ ج ایف برکلی صدالصدور بریلی نے بھی چند روز کی رخصت حاصل کی۔ مسٹر ای ایچ سی منکسن صاحب بطورِ قائم مقام جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپیوٹی کلکٹر بریلی کے ہوئے غلام محمد مصطفیٰ صدر امین جونپور بطور قائم مقام صدر امین اعلیٰ ہوئے جب کہ محمد یوسف حسین خاں اُن کے عہدے پر آجاویں گے۔ مسٹر ایف پی بلر مجسٹریٹ اور کلکٹر شاہ جہاں پور نے رخصت ایک مہینے کی حاصل کی۔ صاحب موصوف کو حکم ہوا کہ چارج اپنے عہدہ کا مسٹر بی تھورن ہل صاحب کو دیں۔

خانہ جنگی فساد

سنا گیا کہ عشرۂ محرم میں اس دفعہ پھر مراد آباد اور امروہہ میں شیعہ اور سُنی اور ہندو مسلمان کی لڑائی ہوئی اکثر لوگ مارے گئے [ص 1 کالم 2] اور اب تک فساد باقی ہے۔ کہتے ہیں کہ وہاں ہمیشہ فساد رہتا ہے ہم بہت شکر کرتے ہیں یہاں کے اپنے صاحبانِ مجسٹریٹ اور جوائنٹ مجسٹریٹ کا کہ اب کے باوجود اس کے کہ ایام عشرۂ محرم بھی تھے اور ہولی کے دن بھی تھے لیکن ان کے حسنِ انتظام نے کچھ دنگا فساد کہیں نہیں ہوا! امن وامان سے دن گذر گئے۔ سنا گیا کہ اکثر بہ ذات خود دونوں صاحب راتوں کو پھرتے رہے، تعزیہ خانوں میں جاتے رہے عملگانِ پولیس پر بہت تاکید تھی رات دن کمر بندی رہی ایک کمپنی تلنگوں کی حسب معمول شہر میں رہی۔

آگنجٹی

کپتان انجلو صاحب بہادر کوٹھی رزیڈنسی میں تشریف رکھتے ہیں کپتان مادر صاحب نے جو کہ کابل سے تشریف لائے ہیں ملاقات کرتے میوہ ولایتی بھیجا ہوا حضرت شاہ شجاع الملک دام اقبالہٗ کا واسطے گورنر جنرل بہادر کے پہنچایا چنانچہ صاحب موصوف نے بیچ خدمت صاحب ممدوح کے روانہ کر دیا۔

مراد آباد

اخبار آگرہ حال خانہ جنگی مقامِ مذکور الصدر کا اس طرح ظاہر ہوا کہ ایام عشرہ محرم میں اب کی سال بھی باوجود کمال

ہوشیاری اور حسنِ انتظام صاحب مجسٹریٹ بہادر کے ہندو مسلمانوں میں لڑائی ہو پڑی، پانچ آدمی مارے گئے اور اکثر زخمی ہوئے۔

[ص۲ کالم۱]

فیروز پور

انسائن لمس ڈین رجمنٹ 59 کے سرحد لاہور میں واسطے شکار کے گئے تھے سکھوں نے اُن پر حملہ کیا صاحب مذکور نے بہ موجب اُن کے امتناع کے شکار کرنے سے انکار کیا مگر پھر بھی گاؤں والوں نے اُن کا ڈیرہ خیمہ پھینک دیا اور پہرہ والوں نے جو ہمراہ صاحب مذکور کے تھے گاؤں والوں پر بندوقیں سر کیں تب تو سب دیہاتیوں نے اُن پر حملہ کیا اور قریب تھا کہ صاحب مذکور معہ پہرہ ہمراہی کے ان کے ہاتھ سے مارے جاتے کہ اتنے میں رئیسِ دہ آن پہنچا اور انہیں فہمایش کر کے رفع شر کروایا وگرنہ جان بر ہونا اُن کا سکھوں کے ہاتھ سے ناممکن تھا سو اب فیروز پور میں یہ حکم ہو گیا ہے کہ کوئی انگریز یا اُن کا نوکر عملداری سکھ میں جا کر دنگہ فساد نہ کرے۔

سندھ

واضح ہو کہ مسٹر روس بل صاحب بہادر پولیٹی کل ایجنٹ نے بخیال اس بات کے کہ قومِ کچک وغیرہ براہ راستی اطاعت نہیں قبول کریں گی۔ لفٹنٹ برون صاحب اور اسسٹنٹ پولیٹی کل اجنٹ کو اور کرنیل ولسن صاحب کو معہ کچھ سپاہ سوار پیادہ اور توپخانہ کے مقام سیبی پر جو کہ دادر سے چالیس میل کے فاصلہ پر ہے بھیجا تھا کرنیل ولسن صاحب نے بفور پہنچنے کے قلعہ پر حملہ کیا۔ تین گھنٹہ تک بہت لڑائی رہی آخر کار بعد بہت سے زود خورد کے کرنیل مذکور بہ مجبوری ہٹ آئے دو صاحب لفٹنٹ مارے گئے کرنیل مذکور کو گولی لگی اور توقع زندگی کی نہیں ہے اور لفٹنٹ صاحب نے زخم کاری کھائی اور نو افسر اور سپاہی مارے گئے اور چالیس ملکہ وغیرہ سپاہ کے مقام باغ سے روانہ ہوا لیکن بروقت پہنچنے کے قلعہ کو خالی پایا اگرچہ اہل قلعہ بسبب گھبراہٹ کے بہت اسباب چھوڑ گئے تھے۔

ایران

از روئے چٹھیات مقامِ قندھار کے ظاہر ہے کہ سپاہِ شاہِ ایران طرف ہرات کے بڑھتی آتی ہے اور یار محمد وزیر والی ہرات دیدہ و دانستہ چشم پوشی کرتا ہے اور اُن کے آنے سے راضی ہے چنانچہ میجر ٹاڈ صاحب بہادر بھاگ کے قندھار میں چلے آئے ہیں اور یہ بھی واضح ہے کہ درمیان یار محمد اور شاہ ایران کے یہ عہد و پیمان ہوئے ہیں کہ شاہ کامران اور سردارانِ افغانستان سے موافقت کر کے حضرت ظلِ سبحانی شاہ شجاع الملک کو ریاستِ کابل سے پھر مایوس کریں اور صاحبانِ انگریز کو افغانستان سے نکال دیں۔

اور چٹھیاتِ مقامِ مذکور مورخہ 18 / تاریخ ماہِ گذشتہ سے یہ واضح ہے کہ 16 / تاریخ فروری کو یہ خبر بازاروں

میں قندھار کے مشہور ہوئی کہ یار محمد وزیر والی ہرات نے ہرات کو سُپر دشاہِ ایران کے کر دیا اور میجر ٹاڈ صاحب گرفتار ہو گئے۔ مگر 17 رتاریخ ایک چٹھی سرکاری وہاں پہنچی اُس سے یہ ظاہر ہوا کہ ہرات [ص 2 کالم 2] کو بیشک یار محمد نے سُپر دا یران کے کر دیا مگر میجر مذکور سلامت نکل آئے۔ خضر خان نام ایک شخص نے نزدیک قندھار کے سپاہ جمع کی ہے چنانچہ پانچویں رجمنٹ پیادوں کی کو معہ سواروں اور دو توپوں کے حکم تیار رہنے کا ہے کہ بفورِ صدورِ حکم اس طرف روانہ ہوں.... خطوطِ مقام بخارا سے یہ حالِ ملال افزا واضح ہوا کہ کرنیل سٹوورٹ صاحب بہ باعث متحمل ہونے تکالیف کے دیوانہ ہو گئے۔

لدھیانہ

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ صاحب والا مناقب طامس مٹکف صاحب بہادر کمشنر دہلی چھٹی تاریخ ماہِ حال کو لدھیانہ سے طرف کوہِ شملہ کی تشریف لے گئے امیر دوست محمد خان اپنی رضا اور رغبت سے ارادہ جانے کلکتہ کا رکھتے ہیں چنانچہ تیاری اسبابِ سفر کی درپیش ہے یقین کہ چند روز کے طرف گڑھ مکتیشر کی روانہ ہوں گے اور وہاں سے ازراہ دریا کلکتہ کو تشریف لے جاویں گے اور محمد افضل خاں فرزند کلانِ امیر موصوف معہ تمام قبایل وعشایر کے لدھیانہ میں ہی رہیں گے کپتان نکلس صاحب بہادر جو کہ کابل سے لدھیانہ تک امیر موصوف کے ساتھ آئے تھے وہ بھی کلکتہ کو تشریف لے جاویں گے محمد حیدر خان بیٹا امیر کا جو کہ بمبئی میں تھا وہ بھی واسطے ملاقات خویش واقربا کے طرف لدھیانہ کی آتا ہے....شاہ عباس کہ بھائیوں حضرت شاہِ جم جاہ شاہ شجاع الملک میں سے ہے اور مدت سے لاہور میں رہتے تھے وہ لاہور سے کوچ کر کے داخل شہر پشاور ہوئے اور وہاں سے ارادہ جلال آباد کا رکھتے ہیں.... مردمانِ خیبری قوم سنگو خیل کو ہمیشہ سے پیشہ اُن کا غارتگری ہے وہ لوگ مویشی مردمانِ قوم غلزی اور طرہ باز خاں حاکم لعل پور کی چُرا لے گئے تھے چنانچہ خان مذکور نے کچھ سپاہ واسطے تنبیہہ اُس گروہ کے بھیجی تھی مگر وہ لوگ زیادہ تر سرکش ہو گئے سو آخر کر کچھ سپاہ انگریزی اور ہندوستانی معہ سوار اور توپوں کے بسر کردگی کرنیل سیلٹن صاحب بہادر کے جلال آباد سے بھیجی گئی ہے تاکہ مقامِ مذکور میں پہنچ کر تنبیہہ اُن سرکشوں کی قرار واقعی کرے۔

سپاہِ انگریزی

دریافت ہوتا ہے کہ گورنمنٹ نے واسطے انفصال مہماتِ پنجاب کے جمع ہونا پچیس ہزار آدمیوں کا مناسب تصور کیا ہے اور عنقریب احکام سرکاری واسطے اجتماع سپاہ کے جاری ہوں گے۔ لائٹ پلٹن متعینہ چھاؤنی کانپور کو واسطے روانگی فیروز پور کے حکم ہے اور حکومت سپاہِ کی سرج ٹیک دِل کو مرحمت ہوگی لیکن یہ نہیں سُنا گیا کہ سپہ سالار کون سے صاحب ہوں گے اور اخبار سے یہ بھی ظاہر ہے کہ میجر جنرل علی صاحب کلکتہ سے آتے ہیں۔ واسطے خاص سرداری سپاہِ کرنال کے اور اس سے ظاہر ہے کہ کلکتہ میں ادھر کی مہمات کا بہت تردد ہو رہا ہے۔

[ص 3 کالم 1]

اخبارِ مقاماتِ مختلفہ

جہازِ دخانی جو کہ یکم مارچ کو کلکتہ سے الہ آباد کو روانہ ہوا اُس میں نرخ غایت فی فٹ پانچ روپیہ بار کیا گیا یہ بہت زیادہ کرایہ ہے خصوصاً اس لیے یہ کشتی کم ایک مہینے سے نہیں پہنچتی..... اخبار بمبئی سے واضح ہوتا ہے کہ قومِ مری انگریزوں سے بنظر ناپایداری اُن کے عہد و پیمان کے صلح نہیں کرتی۔ بی بی گنجام والدہ نصیر خان کی یقین تھا کہ مقامِ لہری میں آویں گی اور یہ خیال کیا گیا ہے کہ نصیر خان اپنے تئیں کرنیل سٹیسی صاحب کے سپرد کرے گا جو کہ قلات میں ہیں۔ اخبار ہرکارہ سے واضح ہوتا ہے کہ دوسرے کارواں انگریزی میں سے جو کہ افغانستان کو روانہ ہوا ہے قریب ایک سوتیس اونٹوں کے پنجابیوں نے پیش از پہنچنے مقامِ امین آباد کے چرالیے اور اگرچہ اکثر سپاہیوں نے قومِ سکھ کے گستاخی کی لیکن اُن کے سردار بہت حسنِ اخلاق سے پیش آئے.......

......اخبارِ مقام بارکپور سے واضح ہے کہ انسیکس ڈلسن فورڈ صاحب رجمنٹ اکاون پیادگانِ ہندوستانی کے 22/تاریخ ماہِ گذشتہ کو اپنے تئیں آپ طمنچہ مار کر مر گئے باعث اس کا نہیں معلوم ہوا لیکن ایسا ثابت ہوتا ہے کہ صاحب موصوف نے کچھ سوچ کر ہی ایسا کام کیا ہوگا......رپورٹ درباب سوداگری کے جو کہ بعضے کوٹھی والوں شہر لندن کے نے چھاپی ہے اُس سے ظاہر ہے کہ ایک قسم پارچہ ابریشم جو کہ حال میں ہندوستان سے لندن کو گیا تھا وہ ایسا بُرا تھا کہ اگر اُس سے بہتر کپڑا آئندہ کو نہ بنے گا تو تجارت اس کی موقوف ہو جاوے گی اور اس میں شک نہیں کہ اس صورت میں ہندوستان کو نقصان عظیم ہوگا... از روئے اخبار آگرہ کے دریافت ہوتا ہے کہ واسطے تیار کرنے ایک سند مدح اور شکر کے واسطے مینسل صاحب بہادر مجسٹریٹ آگرہ کے جو کہ وہاں سے رخصت ہوا چاہتے ہیں ایک محفل جمع ہوئی تھی کہتے ہیں کہ بندوبستِ پولس اور انتظام شہر کا صاحب ممدوح نے ایسا قرار واقعی کیا کہ بیشک قابلِ تعریف اور شکر کے ہے...... پلٹن 34 کو حکم ہوا ہے کہ آگرہ سے واسطے روانگی دہلی کے تیاری کریں اور یہاں کی دو پلٹنوں کو بھی حکم آیا ہے کہ واسطے کوچ کے تیار رہیں مگر یہ نہیں معلوم ہوا کہ پلاٹن مذکورین کس سمت کو بھیجی جائیں گی۔ از روئے اخبار مندراس کے معلوم ہوتا ہے کہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ بلگام نے مراجعت کی اس سبب کہ وہ نیپالیوں سے درستی معاملہ اور صلح بخوبی نہ کر سکے چنانچہ انگریزی اور ہندوستانی سپاہ واسطے ان سرداروں کے بھیجی گئی ہے...اخبار بمبئی سے واضح ہوتا ہے کہ بی بی گنجام مقام لیہری میں پہنچ گئیں اور راس بیل صاحب سے ملاقات کی اور ملاقات سے بہت خوشنود ہوئیں اور واسطے روانگی کے تیار ہیں۔ بیل صاحب چند روز میں گنداوا کو روانہ ہوں گے اور وہاں سے دادر کو [ص 3 کالم 2] قوم مری سے صلح ہو گئی مگر قومِ کوجک سرکش ہیں اور ادائے خراج سے انکار کرتے ہیں بیل صاحب نے انہیں پانچ روز کی مہلت دی ہے کہ یا تو اس عرصے میں خراج داخل کریں نہیں تو سپاہ بھیجی جاوے گی.... ایک خط مورخہ 24/جنوری موصولہ ایران سے ظاہر ہے کہ شیخ نصیر موروثی

COPYRIGHT

صوبہ دار بوشہر کا جو کہ سنہ 1839 میں حکومت بوشہر سے معزول کیا گیا تھا اُس نے دوبارہ حکومتِ مقام مذکور کو حاصل کرلیا اس میں شک نہیں کہ چندروز میں فتنۂ عظیم ملک ایران میں واقع ہوگا کیونکہ علی شاہ شاہزادہ دعوئِ تخت کا کرتا ہے مگر یہ معلوم ہوتا ہے کہ سپاہِ روس ایرانیوں کی اعانت کرلے گی۔

لکھنؤ

اخبارِ آگرہ سے واضح ہوتا ہے کہ مقام مذکور میں بہ باعث نہ خبر پہنچنے ظلم ارکانِ سلطنت کے بیچ سمع ہمایوں سلطانی کے رعایا بہت تکلیف پاتی ہے اور کوئی مظلوم اپنی دادفریاد کو نہیں پہنچتا بازار اخذ و جرِ زر کا بہت گرم ہے اور بہت بے انتظامی ہو رہی ہے مصداق اس کا یہ ہے کہ 16 رتاریخ ماہِ گذشتہ کو کوتوالِ شہر مذکور نے کہ خسر نواب شرف الدولہ نایب وزیر سلطانی کے ہیں ایک دوکاندار نامی اور اشراف کو گرفتار کیا اور اُس پر یہ تہمت رکھی کہ اس نے چوری کا اسباب خریدا ہے مگر درحقیقت مطلب اخذِ زر سے تھا القصہ جب کہ دوکاندار کو کشاں کشاں چبوترہ کتوالی میں لے گئے تو پہلے تو اُسے کوڑے مارنے شروع کیے بعد ازاں طرح طرح کی اذیت پہنچا کے اُسے بے عزت کیا یہ حال دیکھ کر اور دوکاندا قریب تین سو آدمیوں کے جمع ہو کر محلِ سلطانی میں گئے اور ظلم سے کوتوال کے استغاثہ کیا۔ شاہِ جم جاہ نے جب شور و غوغا فریادیوں کا سن کر حال پوچھا تو حاضرین نے جو کہ نواب شرف الدولہ موصوف کی طرف سے ہر وقت مصلحتاً کھڑے رہتے ہیں عرض کی کہ اہلِ ہنود باعث قریب ایام ہولی کے اپنے رسوم بجالاتے ہیں یہ اُس کا غل ہے۔ اور وزیر اور نائب وزیر نے بجائے فریادرسی اُن لوگوں پر پہرہ تعین کیے چارناچار اہلِ حرفہ اور شرفائے شہر نے اپنی جان و مال کی طرف سے خوفناک ہو کر رزیڈنسی میں فریاد کی اور شام تک واسطے رہائی اُس بے گناہ دوکاندار کے ٹھہرے رہے القصہ اہالی سلطنت نے ایسی ایسی تدبیریں جیسے کہ اوپر بیان کی گئیں واسطے نہ واقف ہونے والیِ اودھ کے حال رعایا سے کر رکھی ہیں یہ حال خاص دارالخلافہ کی رعایا کا سنا جاتا ہے حال رعایا بیرونجات کا اسی سے تصور کیا چاہیے کہ عاملوں کے ہاتھ سے وہ کیا کیا ستم اور تکلیف نہ اُٹھاتے ہوں گے۔

آگرہ

COPYRIGHT

واضح ہوتا ہے کہ بعد انقضائے ایام ہولی کے مہاراجہ عالی جاہ والی بھرت پور بتقریب ملاقات صاحب والا مناقب لفٹنٹ گورنر جنرل بہادر دام اقبالہ کے آگرہ میں تشریف لے جاویں گے اور ایک ہفتہ قیام کر کے مراجعت کریں گے۔

[ص 4 کالم 1]

اُودے پور

ایک شخص سردارانِ قوم بھیل میں سے ملک مقبوضہ رانائے مقامِ مذکور پر دست غارت دراز کرتا تھا سپاہ رانا صاحب کی نے مدت دراز تک بیچ تنبیہ اُن مفسدوں کے جنگل اور بیاباں میں بہت زحمت کھینچی مگر تدارک مفسدوں کا نہ بن

پڑا کیونکہ جب سپاہ اُن کا تعاقب کرتی تھی تو وہ لوگ گھاٹیوں میں پہاڑوں کی چلے جاتے تھے اور جب کہ سپاہ پھر اپنی جگہ پر چلی آتی تو وہ پہاڑوں سے نکل کے لوٹنا شروع کرتے تھے۔ آخر کار بموجب استدعائے والی اُودے پور کے وہاں کی صاحب رزیڈنٹ نے کچھ سپاہ واسطے کمک سپاہِ رانا صاحب کے بھیجی چنانچہ افسرانِ سپاہِ انگریز کی کوشش سے دشمنوں کو شکستیں متواتر ہوئیں اور اپنے ملجاو ماوا سے ویران اور پریشان ہو کر اکثروں نے تو اطاعت قبول کی اور بعضے گرفتار ہو کر مکافاتِ اعمال کو پہنچے مگر اب تک بھیلانِ صحرا نشیں کا استیصال بخوبی عمل نہیں آیا ہے کونکہ ابھی بہت سے سردار قومِ مذکور میں سے دشت و بیاباں میں سکونت رکھتے ہیں اور وقت بے وقت مسافروں کے مال پر دست درازی کرتے ہیں لیکن یقین ہے کہ عنقریب بندوبست اُس نواح کا بخوبی صورت پکڑے گا۔

حیدر آباد

نواب آصف جاہ بہادر نے دربارِ عام میں اجلاس فرمایا ارکانِ دولت باریاب مجرا ہوئے عرض ہوئی کہ زرِ معاملہ نواب سیف جنگ بہادر کا پہنچا ارشاد ہوا کہ حوالہ راجہ شمبھو پرشاد کے کریں دوسرے روز سواری نواب ممدوح کی طرف تہنیت نہ کر کے رونق افروز ہوئی۔ اثناء راہ میں راجہ راگورام اور مشیر الدین خان اور سردار علی خان نے نذریں گزرانیں اور وقت پہنچنے مقامِ مذکور کے زمینداروں اور پٹواریوں نے نذریں دیں نواب ممدوح نے تین پہر وہاں قیام اور سیر کر کے وقتِ سہ پہر طرف دولت سرا کی مراجعت کی۔ دوسرے روز نواب بدرالدین خان اور نواب معظم الدولہ کو خواصی میں شرفِ امتیاز مرحمت کر کے واسطے سیر کوہ کے تشریف لے گئے اثنا راہ میں حسن علی خان اور ذوالفقار الدولہ اور اعتصام الملک بیٹے نواب شمس الامرا بہادر کے نذرین دے کر فائز ملازمت ہوئے۔ نواب ممدوح الصدر بعد ملاحظہ رقص اور استماع سرود طوائف کے رونق افروزِ محل سرا ہوئے۔

بہاول پور

سُنا جاتا ہے کہ اس برس بسبب قلت بارشِ بارانِ رحمت الٰہی کے وہاں غلہ بہت گراں ہو گیا ہے رعایا بھوکی مرتی ہے نواب رکن الدولہ بہاول خاں رئیس مقامِ مذکور کا کہ مردِ بامروت اور سخی ہے وہ تباہی حالِ خلایق پر رحم کر کے ہنود کو گیہوں اور مسلمانوں کو طعام پختہ تقسیم کرواتا ہے کہتے ہیں کہ بہ باعث امساک باران کے غلہ اس قدر مہنگا ہو گیا تھا کہ اگر نواب ممدوح اُن کی خبر گیری نہ کرتے تو رعایا ہلاک ہو جاتی۔

خط

[ص 4 کالم 2]

صاحب سپرینڈنٹ دہلی اردو اخبار سلمہٗ

سنا جاتا ہے کہ انتظام مدرسہ دہلی کا نسبت سابق کے اب نئی طرح پر ہوا ایک مدرس شیعہ مذہب اور ایک سُنی مذہب

ہر ایک بدرماہ ایک سو روپیہ کے مقرر ہوگا اور قریب قریب چھ مدرس کے بقدرِ احتیاج رہیں گے در ماہ اُن کا مختلف ہوگا چالیس سے اسی تک ـــ طلبہ تنخواہ نہیں پاویں گے اِلّا اٹھائیس طالب علم بنام نہاد اسکالر سرکاری اور چھ اسکالر بنام اعتماد الدولہ بہادر مرحوم کے رہیں گے تنخواہ ان کی دس روپیہ چالیس تک درحالت ظہور تکمیل علوم معہودہ کے ہوگی۔ اور تقرر مدرسین کا اوپر رائے طامسن صاحب سکریٹری گورنمنٹ آگرہ کے ہے نہیں بالکل اختیار ہے اور ایک چھٹی جنرل کمیٹی کی اس مضمون کی بھی ہے کہ کوئی آدمی نہیں تعلیم پاوے گا مدرسہ میں مگر اُس کے وارث حقِ تعلیم اُس کا ادا کریں گے۔ مشہور ہے کہ اس انتظام پر کوئی شخص اہل شاہجہاں آباد سیکھنے کا قصد نہیں کرنے کا چند وجوہات سے ادنیٰ ایک وجہ تو یہ ہے کہ بے عزمی اور بے قصدی ان کی شہرہ آفاق ہے ان کا فہم اور خیال کب اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ مفادِ آئندہ پر ہرج اور خرجِ بالفعل کو گوارا کریں سو مفاد آئندہ بھی موہوم اور فی الحقیقت قطع نظر ان کی بے عزمی کے اور کوئی عقیل بھی اس ملک کا اپنے لڑکوں کو مدرسہ میں بھیجنا نہیں قبول کرے گا کس واسطے کہ جب تنخواہ کچھ نہ ملی اور بلکہ الٹا کچھ دینا پڑے گا تو مدرسہ سرکاری میں بھیجنا جہاں سو طرح کی قیدیں ہیں کیا فائدہ وہ لوگ شہر میں مطلق العنان جہاں چاہیں جس وقت چاہیں اکتساب علم کر سکتے ہیں شہر میں مفت پڑھانے والے بھی بہت ہیں اور جو لوگ متمول ہیں وہ در ماہ دے کر معلم کو اپنے گھر رکھ سکتے ہیں جو ان کے پاس خود حاضر رہے تابعداری کرے پھر اُن کو کیا ضرورت ہے جو مدرسہ میں مولوی صاحب کی تابعداری کریں قیود اور قواعدِ معینہ سرکاری کے مقید رہیں اور بجز تحصیلِ علم کے جو اس سے بہتر طرح سے اپنے طور پر اپنے گھر میں حصول کر سکتے ہیں کوئی دوسرا فائدہ مرتب نہیں۔ ہاں اگر یہی بات ہے تو صاحبانِ کمیٹی صاحبانِ اضلاع کو اس بات پر معہود کریں کہ واسطے طلبہ مدرسہ اُس علاقہ کے کسی اور کو نوکر نہ رکھیں بلکہ جو شخص مدرسہ کا استعداد پیدا کرے وہی محکموں میں نوکر ہوا کرے تو اس میں شک نہیں کہ لوگ بخوشی تنخواہیں اپنے پاس سے دینا قبول کریں گے اور مدرسہ کی بہت ترقی اور لوگوں کی بھی بہت بہبودی متصور ہوگی لیکن اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ شہر والے غریب غربا متلاشیوں کی حق تلفی ہوا نہوں نے کیا قصور کیا کہ اپنے طور پر تحصیل کریں اور مادہ علمی پیدا کریں لیکن اس قصد سے نوکری نہ پاویں کہ مدرسہ سرکاری میں نہیں سیکھے۔ اور جو لوگ مفلس محض ہیں اور طاقت اوقات گذاری کی نہیں رکھتے اُن کی اطفال تو بیشک تباہ ہونگی یعنی وہ یونہی خود روٹی کو محتاج ہیں۔ مدرسہ میں کیونکر کچھ دے سکیں گے وہ یقینی یا مزدوری کا پیشہ کریں گے یا بدمعاشی سیکھیں گے اس میں شک نہیں کہ صدہا لوگ غریب الوطن شہرہائے دُور دَراز سے اسی امید پر مدرسہ میں سیکھنے آتے تھے کہ روٹی سے خاطر جمع رہیں گے تحصیل علوم بخوبی کریں گے اب بے شبہ اس انتظام سے یہ فائدہ عام مسدود ہو جاوے گا اور بہت وجوہات کثیرہ میں کہ ان کے لکھنے سے طوالت متصور اس لیے میں نے قلم کو تھام لیا۔ فقط الراقم۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا